سورۃ العصر

آیاتہا ۳ | ۱۰۳ سُوْرَۃُ الْعَصْرِ مَکِّیَّۃٌ ۱۳ | رکوعہا ۱

یہ سورت مکی ہے۔قتادہ نے کہا: یہ مدنی ہے(1)؛ حضرت ابن عباس سے بھی یہ مروی ہے۔اس کی تین آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝۱

"قسم ہے زمانہ کی"۔

اس میں دو مسئلے ہیں:

عصر کا معنی اور مراد

مسئلہ نمبر1۔عصر سے مراد دھر(زمانہ) ہے؛ یہ حضرت ابن عباس اور دوسرے علماء کا نقطہ نظر ہے(2)۔عصر دہر کی طرح ہے۔شاعر نے کہا:

سبیلُ الھویٰ وَعْرٌ وبحرُ الھوی غَمْرٌ ویَوْمُ الھویٰ شَھْرٌ وشَھْرُ الھویٰ دَھْرٌ

محبت کا راستہ پر پیچ ہے محبت کا سمندر گہرا ہے محبت کا دن مہینہ برابر ہوتا ہے اور محبت کا مہینہ زمانہ برابر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمانہ کی قسم اٹھائی کیونکہ اس میں احوال کے تصرف اور تبدل پر تنبیہ ہے اور اس میں صانع پر دلالت ہے۔

ایک قول یہ کیا گیا ہے: عصر سے مراد رات اور دن ہے؛ حمید بن ثور نے کہا:

ولَنْ يَلْبَثَ العَصْرَانِ يَوْمٌ ولَيْلَةٌ إذا طَلَبا أَنْ يُدْرِكا ما تَيَمَّمَا

عصران یعنی دن اور رات نہیں رکیں گے جب وہ اپنے مقصود کو پانے کا مطالبہ کر دیں۔

عصران سے مراد صبح اور شام ہے۔شاعر نے کہا:

وأَمْطُلُه العَصْرَين حتى يَمَلَّنِي ويرضى بِنِصْفِ الدَّيْنِ والأَنْفُ رَاغِمُ

میں اس کے ساتھ صبح و شام ٹال مٹول سے کام لیتا ہوں یہاں تک کہ مجھ سے اکتا جاتا ہے وہ مجبور ہو کر نصف قرض لینے پر راضی ہو جاتا ہے۔

وہ کہتا ہے: جب وہ دن کے پہلے پہر میرے پاس آتا ہے تو اس کے ساتھ پچھلے پہر کا وعدہ کرتا ہوں۔ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس سے مراد عشی ہے وہ سورج کے زوال سے لے کر اس کے غروب ہونے کا وقت ہے؛ یہ حضرت حسن بصری اور قتادہ کا

1۔زاد المسیر، جلد 8، صفحہ 316 2۔ایضاً

نقطہ نظر ہے: اس معنی میں شاعر کا قول ہے:

تَرَوَّحْ بِنَا يَا عمرُو قد قَصُرَ العَصْرُ وفي الرَّوْحَةِ الأُوْلَى الغنيمة والأَجْرُ (1)

اے عمرو ہمیں لے چلو وقت تھوڑا رہ گیا ہے پہلی روانگی میں غنیمت اور اجر ہے۔

قتادہ سے یہ بھی مروی ہے: عصر سے مراد دن کی ساعتوں میں سے آخری ساعت ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اللہ تعالیٰ نے عصر کی نماز کی قسم اٹھائی یہی درمیانی نماز ہے کیونکہ یہ نمازوں میں سے افضل نماز ہے (2)؛ یہ مقاتل کا قول ہے یہ جملہ بولا جاتا ہے: اذن للعصر یعنی نماز عصر کے لیے آذان دی گئی۔ صُلِّيَتْ للعصر عصر کی نماز پڑھی گئی۔ حدیث صحیح میں ہے الصلاۃ الوسطی سے مراد عصر کی نماز ہے۔ سورۂ بقرہ میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی قسم اٹھائی کیونکہ اس میں نبوت کی تجدید ہوئی اس وجہ سے یہ زمانہ فضیلت رکھتا ہے اس کی قسم اٹھائی۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس کا معنی ہے زمانہ کے رب کی قسم!۔

اگر کوئی عصر کے لفظ کو قسم میں ذکر کرے تو کتنا وقت مراد ہوگا؟

مسئلہ نمبر 2۔ امام مالک نے فرمایا: جس نے یہ قسم اٹھائی لو یُکَلِّمہ عصرًا تو وہ اس سے ایک سال تک بات نہ کرے۔ ابن عربی نے کہا: امام مالک نے قسم اٹھانے والے کی قسم کو سال پر محمول کیا جب کہ اس نے لفظ عصر کا ذکر کیا تھا کیونکہ اس کی تعبیر میں جو قول کیے جاتے ہیں یہ ان میں سے لمبے عرصے پر محیط ہے۔ یہ تعبیر ان کے اس اصول پر مبنی ہے کہ قسموں میں سختی کی جائے۔

امام شافعی نے کہا: وہ ایک ساعت نہ بولا تو قسم پوری کرنے والا ہوگا مگر جب اس کی کوئی نیت ہو۔ میں بھی یہی کہتا ہوں مگر جب وہ عربی ہو تو اس سے کہا جائے گا: تو نے کیا ارادہ کیا تھا؟ جب اس نے ایسی تعبیر کی کلام جس کا احتمال رکھتی تھی تو اسے قبول کرلیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ وہ بہت ہی قلیل ہو۔ یہ تعبیر کہ قسم کو اس پر محمول کیا جائے گا جو اس نے تفسیر کی یہ بھی امام مالک کے مذہب کے موافق ہے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾

''یقیناً ہر انسان خسارے میں ہے''۔

یہ جواب قسم ہے اور انسان سے مراد کافر ہے؛ یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے جو حضرت ابو صالح سے مروی ہے۔ ضحاک نے ان سے روایت نقل کی کہ اس سے مراد مشرکین کی ایک جماعت ہے ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود بن عبد المطلب اور اسود بن عبد یغوث۔ ایک قول یہ کیا گیا کہ انسان سے مراد جنس انسان ہے، خسر سے مراد خسارہ ہے۔ اخفش نے کہا: اس سے مراد ہلاکت ہے۔ فراء نے کہا: اس سے مراد سزا ہے اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ (الطلاق) ان کے امر کا انجام عذاب ہے۔ ابن زید نے کہا: اس کا معنی شر ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا: اس کا معنی نقص ہے۔ معنی

1۔ تفسیر ماوردی، جلد 6، صفحہ 333 2۔ زاد المسیر، جلد 8، صفحہ 316

سب کا قریب قریب ہے۔ سلام سے مروی ہے کہ عصر یہ صاد کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ اعرج، طلحہ اور عیسیٰ نے خُسُر پڑھا ہے یہی ہارون نے ابو بکر سے وہ عاصم سے روایت نقل کرتے ہیں دونوں کی دلیل حرکات میں دوسرے حرف کی اتباع ہے یوں لفظ ذکر کیا جاتا ہے خُسْر اور خُسُر جس طرح عُسْر اور عُسُر۔ حضرت علی شیر خدا یوں پڑھا کرتے تھے: والعصرِ و نوائبَ الدَّھرِ اِنّ الاِنسان لَفِی خسر اس روایت میں الی آخر الدھر کے الفاظ بھی ہیں۔

ابراہیم نے کہا: انسان جب اپنی زندگی میں بوڑھا ہو جاتا ہے (1) تو وہ نقصان، کمزوری اور پہلی حالت میں پلٹنے والا ہو جاتا ہے مگر مومنوں کا معاملہ مختلف ہے ان کے حق میں ان اعمال کا اجر لکھا جاتا رہتا ہے جو وہ جوانی کے عالم میں کیا کرتے تھے اس کی مثل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ (التین) اور کہا: ہماری قراءت میں وانّہ لَفِی آخرِ الدَّھرِ ہے جب کہ صحیح وہ ہے جس پر ائمہ اور مصاحف ہیں جس نے مصحف عثمانی کی مخالفت کی اس کا رد کتاب کے مقدمہ میں ہو چکا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کو قرآن میں تلاوت کیا جا سکے۔ اسے وہاں غور سے پڑھ لیجئے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۠

''بجز ان (خوش نصیبوں) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے نیز ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

اِلَّا الَّذِیْنَ یہ الْاِنْسَانَ سے مستثنیٰ ہے کیونکہ صحیح قول کے مطابق وہ الناس کے معنی میں ہے۔ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد انہوں نے فرائض ادا کیے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عصر کی نماز پڑھی پھر میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس کی تفسیر کیا ہے؟ فرمایا: ''وَالْعَصْرِ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے قسم ہے تمہارے رب نے دن کے آخر کی قسم اٹھائی، انسان سے مراد ابو جہل ہے الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد حضرت ابو بکر ہیں''۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد حضرت عمر ہیں وَ تَوَاصَوْا سے مراد حضرت عثمان ہیں اور وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ سے مراد حضرت علی شیر خدا ہیں۔ حضرت ابن عباس نے منبر پر بیٹھ کر اس طرح خطبہ دیا تھا۔

تَوَاصَوْا کا معنی ہے انہوں نے باہم محبت کی، انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی اور ایک دوسرے کو برانگیختہ کیا۔ الحق سے مراد توحید ہے؛ ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ قتادہ نے کہا: حق سے مراد قرآن ہے۔ سدی نے کہا: یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

وہ باہم اللہ تعالیٰ کی طاعت اور معاصی پر صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ یہ گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

1۔ زاد المسیر، جلد 8، صفحہ 317